© rasailojaraid.com

ابو معاویہ رحمانی

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

یہ مشہور مقولہ بچپن میں پڑھا تو سمجھ نہ آیا، مگر اب جب مجھے بائیسویں "شہداء ختم نبوت کانفرنس" میں شرکت کے لیے چناب نگر جانا ہوا تو وہاں کچھ سوچنے کا موقع ملا اور پھر مجھے ملک میں دین کے نام پر کام کرنے والی ہر تنظیم، گروہ اور فرقہ ہاتھی کے دانت والے مقولے کی طرح سمجھ آنے لگا۔ جس تفصیل کچھ اس طرح ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اس کانفرنس میں شمولیت کیلئے میرے ساتھ کارکنان احرار کے ساتھ ساتھ نئے رضاکار بھی شامل تھے۔ جب ہم چناب نگر میں داخل ہوئے۔ تو ان کارکنان احرار نے مجھ سے مرزا قادیانی کے بارے میں چند سوالات کیے۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق انہیں مرزا قادیانی کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ ذیل میں وہی تاثرات نقیب ختم نبوت کے حوالے کر رہا ہوں۔

قطع نظر اس سے مرزا قادیانی ایک شریف انسان تھا یا نہیں؟ ہمیں اس سے کیا، خود مرزا کی اپنی زبانی سن لیں کہ وہ اپنے آپ کو کیا کہتا ہے۔ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۷ پر مرزا شعر کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

دوسرا شعر ہے کہ (براہین احمدیہ ص ۱۳۳ ج ۵۔)

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پہلے شعر میں مرزا جی نے آدم زاد ہونے سے انکار کیا ہے جبکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوق فرمایا ہے اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی فضیلت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب عالم ارواح میں نبی آخر الزمان کی امت کی فضیلت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے اس امت میں ہونے کی آرزو کی جسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

چوں بشانش نگاہ موسیٰ کرد
شدن از اُمتش تمنا کرد

لیکن مرزا جی تو امت محمدی تو کیا خود آدم زاد ہونے سے بھی انکار کر رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر مرزا جی آدم زاد نہیں ہیں تو پھر کیا چیز ہے؟ اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں کہتا ہے کہ میں "بشر کی جائے نفرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوں"۔ آدم زاد ہونے سے تو انکار ہے مگر اپنے آپ کو بشر کی جائے نفرت قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ اسے تو کسی اور جنس (مثلاً گدھا، گھوڑا) کی جائے نفرت بننا چاہیئے تھا۔

دوسرے شعر اور پہلے شعر میں تضاد واضح ہے پہلے شعر میں آدم زاد سے انکار ہے دوسرے شعر میں اشرف المخلوقات کی ممتاز و اعلیٰ شخصیات کی صف میں شامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ یعنی کبھی آدم علیہ السلام کبھی موسیٰ علیہ السلام کبھی یعقوب علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام، یہ ہے مرزا قادیانی کی باتوں میں تضاد۔ کہ یقینی بات ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام تو آدم زاد ہی تھے، اور خود مرزا صاحب کیا تھے؟ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔؟

غرض یہ کہ مرزا جی کو خود اپنے آپ پر بھی یقین نہیں کہ وہ کیا ہیں؟ پھر دعویٰ نبوت، بشر کی جائے نفرت بننے کے بعد دعویٰ نبوت یہ کونسی عقل مندی ہے فارسی کا مقولہ مشہور ہے کہ

دروغ گو را حافظہ نباشد

مرزا جی اس کا صحیح مصداق ہیں مرزا جی بشر نہیں تھے بلکہ جنات میں سے ہوں کیونکہ جنات کی سی بولی بولتے ہیں کبھی کسی ایک بات پر قائم نہیں رہے۔ غرض مرزا جی ایک ڈھیٹ متنفس تھے۔ اور اس ہاتھی کے دانت والے قول کا مصداق تھے۔

○

اب آیئے شیعہ حضرات کی طرف یہ حضرات بھی اپنے آپ کو مومن کہلواتے ہیں اور پھر اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ "جی دیکھا ہمیں کافر کہا جا رہا ہے حالانکہ کسی مسلمان کو کافر کہنے سے کہنے والا خود کافر بن جاتا ہے۔" بات واقعی درست ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا خود کفر ہے ہم انہیں کافر کہتے نہیں بلکہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ اس لیئے کہ فارمولا وہی ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو آیئے دیکھیں کہ شیعہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا نہیں کہتے؟ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ کیا یہ لوگ افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مسلمان سمجھتے ہیں؟ حالانکہ حضرت ابوبکر سمیت تمام صحابہ کرام نبوت کے گواہ ہیں جب گواہ درست نہیں تو نبوت کیسے درست رہ سکتی ہے۔ افضل الصحابہ کو مسلمان نہ سمجھنے والا کیسے مسلمان ہے ہم تب صرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہنے والا مسلمان نہیں ہم تو صرف بتاتے ہیں کہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں معیار حق فرمایا ہے فرمان باری ہے۔ فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدو اگر ایمان لانا ہے صحابہ کرام جیسا ایمان لاؤ پھر ہدایت کو پاؤ گے۔

دوسرا فرمان ہے کہ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ یعنی اللہ تعالیٰ تو ان کو اپنی رضامندی کا سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں اور یہ کم بخت کہتے ہیں کہ یہ گروہ صحیح نہیں تھا نعوذ باللہ۔ پھر اب بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں یہ لوگ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (۲۳) تیئیس سالہ محنت شاقہ کو صرف پنجتن پر ہی محدود کرتے ہیں اور وہ بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف اپنے ہی گھر کے افراد۔

جنرل ضیاء الحق نے جب اپنے دور اقتدار میں عشر و زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی تھیں اور بنک کے ذریعہ زکوٰۃ کی وصولی شروع کرائی تو شیعہ حضرات نے کہا تھا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے نیز یہ کہ جو شخص بھی سنی ہونے کے باوجود یہ کہہ دے کہ میں شیعہ ہوں تو اس سے بھی زکوٰۃ نہ کاٹی جائے اور ساتھ یہ کہ شیعہ مسلک کہ لوگ زکوٰۃ لے سکتے ہیں مگر ادا نہیں کریں گے۔ یہ سب مطالبات حکومت وقت نے تسلیم کر لئے بلکہ تسلیم کرائے گئے سوچنے کی بات یہ ہے کہ دینے کی باری آئی تو انکار اور جب لینے کی باری آئی تو یہ سب سے زیادہ مستحق اور صفِ اول میں آخر یہ کیوں؟

اس کے علاوہ ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ سکول میں پڑھائے جانے والے نصاب تعلیم میں شیعہ بچوں کیلئے نصابِ تعلیم جدا کیا جائے یہ مطالبہ بھی حکومت وقت کو تسلیم کرنا پڑا اور ایک ہی کلاس میں بچے دینیات علیحدہ علیحدہ پڑھ رہے ہیں مطلب یہ ہوا کہ شیعہ حضرات کا دین الگ ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے بچوں کو علیحدہ کرکے اپنا دین پڑھانا شروع کردیا ہے۔ اب تھوڑا سا موازنہ کرکے دیکھ لیں کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ کس مقام پر اکٹھے ہوتے ہیں سب سے پہلے کلمہ انکا الگ ہے، اذان میں انہوں نے علی ولی اللہ و خلیفۂ بلا فصل کا اضافہ کرکے اذان الگ بنالی نماز پڑھنے کا طریقہ الگ، وضو کرنے کا طریقہ الگ، (یہ حضرات وضو پاؤں سے شروع کرتے ہیں) روزے کا وقت انکا سنی المسلک سے دس منٹ قبل شروع ہوکر دس منٹ بعد ختم ہوتا ہے۔ کونسی چیز جس میں انکا ہمارے ساتھ اتفاق ہوتا ہے ہر چیز میں اہلسنت والجماعت سے الگ ہونے کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان اور مومن ہیں اور یہ راگ الاپتے ہیں کہ دیکھو جی ہمیں کافر کہا جارہا ہے۔ اس پر بھی میں صرف یہی کہوں گا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

○

اب آئیے اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوانے والوں کی طرف ان کا دعویٰ ہے کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں ان کے نزدیک قرآن و حدیث کے سوا فقہاء و مجتہدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اجماع امت یا اجماع صحابہؓ کا کوئی اعتبار نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا ہے کہ فان آمنو بمثل ماآمنتم به

یعنی صحابہ کرامؓ جیسا ایمان لاؤ۔ یہ تقلید صحابہ کا حکم نہیں ہے تو اور کیا ہے۔؟؟

قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد ہے کہ (ترجمہ) اے ایمان والو تم کہنا مانو اللہ کا اور کہنا مانو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اولی الامر (دین کے مجتہدوں) کا جو تم میں سے ہیں کتب تفسیر میں اولی الامر کی تفسیر دو طرح کی آئی ہے۔ دنیاوی حکام یعنی بادشاہان اسلام باعتبار سیاست کے اور دینی حکام یعنی علما مجتہدین باعتبار علم ظاہری اور شیوخِ طریقت باعتبار علم باطنی۔ مگر یہاں پر علماء مجتہدین کو مراد لینا زیادہ راجح ہے۔ کیونکہ دنیاوی و دینی حکام میں خود مختار نہیں بلکہ علماء شریعت کے فتووں پر چلنے کے مکلف ہیں۔ لہٰذا علماء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شریعت دنیاوی حکام کے بھی حاکم ہوتے۔

تفسیر بیضاوی کے حاشیہ میں الذین یستنبطونہ منھم کے اوپر لکھا ہے ھم العلماء المجتھدون (وہ مجتہد علماء ہیں) جب یہ معلوم ہوا کہ شرع کے اولی الامر مجتہدین ہیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ اتباع اس وقت تک کیا جاتا ہے جب تک تابع متبوع کے درجہ کو نہ پہنچے۔ تو اس آیت کریمہ سے صاف ثابت ہوا کہ وہ مسلمان جو خود مجتہد نہیں اس کو کسی مجتہد کا حکم بجالانا اور کہنا ماننا واجب ہے۔ اب ان غیر مقلدین کے مذہب کا مختصر تعارف حاضر ہے۔

غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا کھانا جائز ہے (دلیل الطالب ص ۴۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان غیر مقلد۔)

غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (بدور الاہلہ ص ۳۴۸)

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہوں (ظفر اللاضی ص ۱۴۱-۱۴۲)

غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑے اور پھر اس کی قضا کر لے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں اور وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس کا نماز قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ بے چارا ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل الطالب ص ۲۵۰)

تراویح ان کے نزدیک آٹھ رکعت ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لیکر آج تک اجماع امت ہے لیکن ان کے نزدیک تو اجماع صحابہ اور اجماع امت کچھ نہیں چلو ایک منٹ کیلئے مان لیں کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے آٹھ رکعات تراویح پڑھائی تھیں اب دیکھنا ہے کہ وہ آٹھ رکعت ختم کس وقت ہوئیں تھیں۔؟ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ نماز اتنی لمبی تھی کہ ہمیں سحری کے فوت ہونے کا ڈر ہونے لگا یعنی ساری رات نماز میں گزر گئی اور یہ حضرات ایک گھنٹہ سے قبل فارغ ہو کر بستر پر پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ تو حدیث پر عمل کرنے والے ہیں حدیث میں تو ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین راتیں نماز تراویح پڑھائیں آپ پھر پورا مہینہ کیوں جماعت کا اہتمام کرتے ہیں؟ آپ بھی تو حدیث پر عمل کر کے صرف تین رات نماز تراویح پڑھ کر بقیہ رمضان آرام کریں۔ دراصل یہ لوگ صحابہ کرام کو مجتہد نہیں مانتے یہ اہل حدیث کی بجائے الحدید کہلوانے کے حق دار ہیں دوسرے الفاظ میں یہ کہ ظاہراً تو حدیث کے عامل کہلواتے ہیں لیکن بات وہی کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

○

ایک روز مجھے فتح پور میں نماز ظہر پڑھنے کا اتفاق ہوا ایک مسجد میں نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد مسجد کی دیواروں پر چند شعر لکھے ہوئے تھے سب سے پہلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عربی کا مشہور شعر بلغ العلیٰ بکمالہ نظر آیا جسے کاتب کی کمال قابلیت کہہ لیجئے یا کمال جہالت بہرحال کتابت یوں تھی بلغلعلی بکمالہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کَشَفَ الدُّجیٰ کو کشفادحی لکھا ہے جو سراسر غلط ہے اور لفظ صحیح بنتے ہی نہیں۔ خیر اصل بات یہ ہے کہ یہاں پر تین شعر لکھے ہوئے ہیں پہلا تو بالکل صحیح ہے باقی دو شعر قابل توجہ ہیں شعر حاضر خدمت ہیں۔

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایے کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
یہ ہم کہتے ہیں دنیا میں محمد آئے بے سایہ
خدا جانے محمد تھے یا سایہ تھا نور کا

لیجیئے؟ جناب اب تو جھگڑا ہی ختم ہے بشر اور نور کا شاعر تو کہتا ہے کہ معلوم ہی نہیں کہ کیا تھے محمد تھے یا نور کا سایہ تھے فیصلہ اب قارئین کرام خود کریں کہ اب اسے کیا کہیں ایمان کا خطرہ ہے ایمان کا ڈر ہے اس عقیدہ والے لوگوں سے سوال ہے کہ کیا تھے؟ کسی نتیجہ پر پہنچتے ہوں تو وضاحت کر دیں۔ کیا یہ بھی یوں تو نہیں کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

○

اب آئیے معاشرہ کی طرف ہر محکمے میں یہ مقولہ فٹ آئے گا۔ کسی دفتر میں چلے جائیں آپکو باہر دیوار پر یہ حدیث لکھی ہوئی نظر آئے گی۔ اَلرَّاشِی وَالمر تَشِی کِلَاهما فِی النَّار
یعنی رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ لیکن اندر تو بات پیسے سے چلے گی کلرک سے لیکر اعلیٰ افسر تک حق الخدمت یا مٹھائی طلب کرتے ہیں اب یہ تو رشوت نہیں ہے؟ پتہ نہیں رشوت کیا بلا ہوتی ہے۔ یا دفتر میں ہر نمبر چلتے ہیں اعلیٰ افسروں کے دفتر میں اب نمبر چلتے ہیں اور ان کے ایجنٹ بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور وہ نمبر پر کام کرتے ہیں اور انکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کیلئے صاحب اتنی رقم پر کام کرتے ہیں تو وہ نمبر ہی بولیں گے۔
یہ بھی تو ہاتھی کے دانت کی طرح کام ہو رہا ہے رشوت کا نام بدل کر حق الخدمت، مٹھائی یا نمبر پر کام ہو رہا ہے۔
اب ذرا نگاہ پھیریں دوکاندار کی طرف دوکان پر آپکو اشیاء کی قیمت کی لسٹ چسپاں نظر آئے گی لیکن دوکاندار کا ریٹ اس لسٹ سے مختلف ہوگا اگر کوئی خریدار لسٹ کو دیکھ کر ریٹ کی طرف توجہ دلائے تو اسے مروجہ جواب ملے گا کہ جی یہ لسٹ پرانی ہے اب ریٹ بڑھ گئے ہیں مطلب یہ کہ دکھلانے کیلئے ریٹ لسٹ اور ہے اور خرید و فروخت تازہ ریٹ پر ہو رہی ہے۔ ویسے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حکومت کی طرف سے ہر

بقیہ ۴۴ پر

© rasailojaraid.com